مرتب نے ان پر مختصر حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔

علمی دنیا میں ڈاکٹر حمیداللہ کے سیکڑوں عقیدت مند موجود ہیں، اور وہ مرحوم سے غیر معمولی لگاؤ اور محبت کا اظہار بھی کرتے ہیں مگر مرحوم کے بارے میں بہت کم لوگوں نے اچھی، یادگار تحریریں لکھی/کتابیں تیار کی ہیں۔ راشد شیخ کی مرتبہ زیرنظر ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے بارے میں تمام ضروری معلومات وکوائف یک جا مل جاتے ہیں اور ان کی علمیت اور علمی کارنامے کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

مختصر تاریخ، خلافتِ اسلامیہ، مولانا عبدالقدوس ہاشمی۔ ناشر: مکتبہ قاسم العلوم، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۱۱۱۹-۰۴۲۔ صفحات: ۲۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

خلافتِ اسلامیہ کا دور، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے روزِ انتخاب (۶۳۲ء) سے شروع ہوکر اتاترک کے ہاتھوں عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید ثانی کی معزولی (۱۹۲۴ء) تک قائم رہا۔ یہ عرصہ ۱۳۳۱ سالوں پر محیط ہے۔

اتاترک کے ہاتھوں تنسیخ خلافت (۱۹۲۴ء) کے دو سال بعد ۱۹۲۶ء میں ملت اسلامیہ کے چند بزرگ: سلطان عبدالعزیز والی سعودی عرب، سیّد سلیمان ندوی، علامہ رشید رضا، مفتی امین الحسینی، محمدعلی جوہر، مفتی کفایت اللہ دہلوی، موسیٰ جاراللہ، محمدعلی علوبہ پاشا اور رئیس عمر (انڈونیشیا) حج کے موقعے پر مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے اور 'موتمر العالم اسلامی' کا قیام عمل میں آیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد سے اس کا صدر دفتر کراچی میں ہے۔ موتمر کے مرحوم سیکرٹری ڈاکٹر انعام اللہ خان نے تقریباً ۲۵ سال پہلے ایک فاضل شخصیت مولانا عبدالقدوس ہاشمی سے فرمایش کرکے یہ کتاب لکھوائی تھی۔ اپنے موضوع پر بہت عمدہ اور حوالے کی کتاب ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی اس کا اختصار اور جامعیت ہے۔ خلافت کی ۱۳۳۱ سالہ تاریخ کو پونے تین سوصفحات میں بیان کرکے گویا دریا کو کوزے میں بند کردیا گیا ہے۔ 'خلافت' کے تحت خلافت کے اصولوں، خلافت کی افادیت اور ادارہ خلافت کی عدم موجودگی میں اُمت مسلمہ کے نقصانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کے تقریباً ۵۰ مسلم ممالک اگر آج بھی مل کر ادارہ خلافت قائم کرلیں تو مصنف کے بقول: ''شاید دنیا کی تقدیر بدل جائے''۔ مصنف نے خلافت کے قیام کے لیے چند تجاویز بھی دی ہیں۔ دوسرے حصے

میں ۲۰ صفحات کا ایک گوشوارہ خلفاے اسلام کے ناموں، ان کے زمانۂ خلافت اور ان کے دارالخلافوں کے ناموں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور کے چند اہم واقعات (زکوٰۃ کی ادایگی سے انکار، سرحدوں پر حملے اور پانچ افراد کے نبوت کے دعوے وغیرہ) کا ذکر ہے۔ اسی طرح ایک ایک کر کے جملہ مابعد خلفا کے حالات، ان کے دورِ خلافت کے عام اقدامات، طرزِ حکومت، فتوحات اور ان کے کارناموں کا بیان ہے۔ اُموی اور عباسی خلفا (وہ خود کو 'خلفا' کہتے تھے، حالانکہ تھے: 'بادشاہ') کا تذکرہ اور ان کے عہد کے واقعات نسبتاً مختصر ہیں۔ کتاب میں تفصیل کی گنجایش ہی نہ تھی تاہم چیدہ چیدہ واقعات اور اہم باتیں شامل ہیں۔ آخر میں عثمانی خلفا کے حالات اور ان کی فتوحات کا مختصر ذکر ہے۔

اس کتاب کی اصل اہمیت یہ ہے کہ یہ ۱۳۳۱ برسوں کے حالات و واقعات کا زمانی گوشوارہ (chronology) ہے جس میں ممکن حد تک ہر خلیفہ کی تاریخ پیدایش، تاریخِ وفات اور عہدِ خلافت کا زمانہ، اسی طرح اس کی مدتِ خلافت کا تعین کیا گیا ہے۔ حوالے کی یہ کتاب بہت سی ضخیم کتابوں کا نچوڑ ہے۔ پونے تین سو صفحات کے کوزے میں ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت کا دریا بند کرنا آسان نہ تھا مگر فاضل مصنف نے یہ کر دکھایا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

روشناس، زاہد منیر عامر۔ ناشر: کلیہ علوم شرقیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ادبیات میں تخیل کی رفعت تاثیر اور تخلیقی حُسن فن پارے کی بقا اور مقبولیت کا ضامن ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نظم و نثر کے ظہور کے ساتھ ہی زمانے کی نظریں اس کے حُسن و قبح، فنی معیار اور ادبی محاسن پر مرتکز ہو جاتی ہیں۔ تحسینِ نظم و نثر کے پیمانوں پر پورا اُترنے والے ادب پاروں کو قبولِ عام کی سند سے نوازا جاتا ہے۔ یہی ادب پارے زندہ رہتے ہیں، جب کہ غیر معیاری تحریریں زمانے کی گرد میں دب کر فراموش کر دی جاتی ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب میں جدید اُردو شاعری اور نثر کے میلانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تنقیدی مضامین گذشتہ ۲۵، ۲۶ برسوں میں لکھے گئے، تاہم ان مباحث کی تازگی اور اسلوبِ بیان کی شگفتگی آج بھی قائم ہے۔ ان میں بعض مضامین کتابوں پر تبصرے کے ذیل میں آتے ہیں اور بعض